© rasailojaraid.com

عرض حال بدرگاہ رب العزۃ

بتوسط حضور خواجہ دو جہاں ﷺ

مولانا ظفر علی خاںؒ

اے کہ ترا جمال ہے زینت محفل حیات
دونوں جہاں کی رونقیں ہیں ترے حسن کی زکوٰۃ

تیری جبیں سے آشکار پرتو ذات کا فروغ
اور ترے کوچہ کا غبار سرمۂ چشم کائنات

بارگہ الست سے بخش دیئے گئے تجھے
سب ملکی تصرفات سب فلکی تجلیات

چہرہ کشا کرم ترا قاف سے تا بہ قیرواں
لطف ترا کرشمہ سنج کعبہ سے تا بہ سومنات

تیرے سلام کے لیے گلشنِ قدس کے طیور
گھوم رہے ہیں ڈال ڈال جھوم رہے ہیں پات پات

دیکھتے ہی ترا جلال کفر کی صف الٹ گئی
جھک گئی گردن ہبل ٹوٹ گیا طلسم لات

آنکھ کے اک اشارہ سے تو نے معاً بدل دیئے
ذہن کے سب تصورات قلب کے سب تاثرات

چون و چگونہ و چرا تا بکجا و تا بکے
حل کیے ایک بات میں تو نے یہ سرمدی نکات

غیر کو خویش کر دیا نیش میں نوش بھر دیا
پل میں درست کر دیئے بگڑے ہوئے تعلقات

کیا ہی وہ انقلاب تھا ڈھل گئے جس میں ایک ساتھ
لز بن و پیرس و دمشق پیکن و دہلی و ہرات

از سر نو کیا گیا دودۂ آدم ارجمند
اٹھ گئی قید خون و رنگ مٹ گیا فرق نسل و ذات

شانِ خدائے پاک تھی یثربوں کی سادگی
جس پہ نثار ہو گئے سب عجمی تعلقات

تیری ثنا میں تر زباں ہو گیا جو مری طرح
اس کے قلم میں آ گئی شان روانیٔ فرات

پست و بلند کے لیے عام ہیں تیری رحمتیں
عرش سے اور فرش سے تجھ پہ سلام اور صلوٰۃ

اے کہ رواں رواں ترا درد میں ہے بسا ہوا
کس کو ترے سوا سنائیں جا کے ہم اپنی مشکلات

سر پہ اندھیری رات ہے گھر گئی ہے بھنور میں ناؤ
موجِ بلا ہے تاک میں دور ہے ساحلِ نجات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تھام کے پایا عرش کا کر بہ ادب یہ التجا — اے کہ ہے مبدِ فیوض ایک فقط تری ہی ذات
بندے بھلے ہیں یا بُرے تو تو ہے اے خدا کریم — قطع ہو کیوں کریم کا سلسلۂ نوازشات

مورِدِ لطفِ خاص پر کس لیے آج یہ عتاب
ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشمِ التفات

© rasailojaraid.com